REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

۲۴ جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۲۳ نبوت ۱۳۴۱ھش ۔ ۲۳ نومبر ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۲۷۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۲ نومبر بوقت ۸ بجے صبح

کل شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ضعف اور بے چینی کی تکلیف زیادہ رہی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب انسان خدا تعالیٰ سے متواتر دعائیں مانگتا ہے تو وہ اور ہی انسان ہو جاتا ہے

اس کی روحانی کدورتیں دُور ہو جاتی ہیں اور اس کو ایک خاص قسم کی راحت اور سرور ملتا ہے

"ہاں ۔ دُعا کی بہت بڑی ضرورت ہے، اور اس کے ساتھ ہی نیک صحبت میں رہنا چاہیئے۔ سب تعصبوں کو چھوڑ کر دنیا سے الگ ہو جاوے ۔ جیسے جہاں طاعون پڑی ہوئی ہو اور کوئی شخص وہاں سے الگ نہیں ہوتا ہے تو وہ خطرہ کی حالت میں ہے ۔ اسی طرح جو شخص اپنی حالت کو بدل نہیں ڈالتا اور اپنے دین میں تبدیلی نہیں کرتا اور الگ ہو کر نہیں سوچتا کہ کس طرح پاک زندگی پاوے اور خدا سے دعا نہیں مانگتا وہ خطرہ کی حالت میں ہے ۔ دنیا میں کوئی نبی نہیں آیا جس نے دعا کی تعلیم نہیں دی ۔ یہ دُعا ایک ایسی شے ہے جو عبودیت اور ربوبیت میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے ۔ اس راہ میں قدم رکھنا بھی مشکل ہے لیکن جو قدم رکھتا ہے پھر دُعا ایک ایسا ذریعہ ہے کہ ان مشکلات کو آسان اور حل کر دیتا ہے ۔

دُعا کا ایک ایسا باریک مضمون ہے کہ اس کا ادا کرنا بھی بہت مشکل ہے جب تک خود انسان دعا اور اس کی کیفیتوں کا تجربہ کار نہ ہو وہ اس کو بیان نہیں کر سکتا ۔ غرض جب انسان خدا تعالیٰ سے متواتر دعائیں مانگتا ہے تو وہ اور ہی انسان ہو جاتا ہے ۔ اس کی روحانی کدورتیں دُور ہو کر اس کو ایک قسم کی راحت اور سرور ملتا ہے اور ہر قسم کے تعصب اور ریاکاری سے الگ ہو کر وہ تمام مشکلات کو جو اس کی راہ میں پیدا ہوں برداشت کر لیتا ہے ۔ خدا کے لئے ان سختیوں کو جو دوسرے برداشت نہیں کرتے اور نہیں کر سکتے صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ راضی ہو جاوے برداشت کرتا ہے ۔ تب خدا تعالیٰ جو رحمٰن رحیم خدا ہے اور سراسر رحمت ہے اس پر نظر کرتا ہے اور اس کی ساری کلفتوں اور کدورتوں کو سرور سے بدل دیتا ہے ۔" (الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۱ء)

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت

ربوہ ۲۲ نومبر ۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے ۔ یعنی عام طبیعت نسبتاً بہتر ہے لیکن کمزوری تاحال بہت ہے ۔ احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

ضلع جھنگ میں اراضیات کا نیلام

ضلع جھنگ میں اراضیات سرکار جو کم از کم ایک مربعہ کی لاٹس پر مشتمل ہیں اور مختلف چکوک آبادی میں ہیں بذریعہ سپیشل نیلام عام ۱۷-۱۲-۶۲ تا ۳۱-۱۲-۶۲ فروخت کی جاویں گی ۔ زر نیلام کا ¼ حصہ اسی وقت ادا کرنا ہوگا ۔ بقایا زر نیلام تین برابر سالانہ اقساط میں قابل وصول ہوگا ۔ اس اراضی کا اعلان اخبارات میں بھی ہو چکا ہے اور تفصیل دفتر نظارت زراعت میں بھی دیکھی جا سکتی ہے ۔

ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ نومبر ۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد چند یوم کے لئے حیدر آباد اور کراچی تشریف لے گئے ہیں ۔

بجلی کی رو کچھ دیر بند رہی

ربوہ ۲۲ نومبر ۔ گزشتہ رات ½ ۸ بجے یہاں بجلی کی رو اچانک بند ہو گئی اور نصف گھنٹے کے بعد ۹ بجے کے قریب بحال ہوئی ۔

قابل توجہ سیکرٹریان اصلاح و ارشاد

تمام پاکستانی جماعتہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اصلاح و ارشاد سے متعلق اپنی رپورٹیں ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں بھجوایا کریں ۔ اس وقت بہت کم جماعتوں کی طرف سے ماہوار رپورٹ موصول ہو رہی ہے ۔ امراء اور صدر صاحبان اپنے اپنے ہاں کے سیکرٹری صاحبان کو توجہ دلائیں اور نگرانی کریں ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۲ نومبر ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت تاحال پہلے جیسی ہی ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین ۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی اے ۔ ایل ایل بی ۔ مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ نومبر ۶۲ء

فرقہ دارانہ تنازعات اور ان کا علاج

شیعہ اخبار ہفت روزہ "رضا کار" کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو:۔

"اس وقت مغربی پاکستان میں جو مذہبی دنگل ہو رہا ہے وہ دن بدن شدت اختیار کرتا جا رہا ہے اور اب اس نے ایک خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔ کیونکہ اب اس اکھاڑے میں مختلف فرقوں کے علماء ہی نہیں بلکہ اخبار نویس ادیب اور شاعر بھی لنگوٹے کس کر اتر رہے ہیں اور اب یہ کشتی صرف تحریر و تقریر تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ نوبت دھینگا مشتی تک پہنچ چکی ہے چنانچہ اخباری اطلاعات یہ ظاہر کرتی ہیں کہ متعدد مقامات پر اس سلسلہ میں مار دھاڑ کا سلسلہ جاری ہو گیا ہے۔

چند روز ہوئے بریلوی حضرات کا ایک جلسہ باغ بیرون موچی دروازہ لاہور میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں دیوبندی حضرات بھی آ دھمکے۔ چنانچہ نعرے بازی، گالی گلوچ، مار پٹائی کا جو افسوسناک مظاہرہ اس اجلاس میں ہوا اس نے ہر دردمند محب وطن پاکستانی مسلمان کا سر شرم و ندامت سے جھکا دیا۔ ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ جو حضرات اس مذہبی دنگل میں حصہ لے رہے ہیں وہ اسلام اور پاکستان کی کونسی خدمت انجام دے رہے ہیں؟ — موجودہ دور لامذہبیت کا دور ہے۔ پاکستان میں مسلمان خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں دن بدن مذہب سے بیگانگی اختیار کرتے جا رہے ہیں ایسے احول میں ہمارے دینی رہنماؤں کی یہ جنگ مذہب سے بیگانگی اختیار کرنے والوں کی تقویت کا باعث بنے گا۔ کیونکہ علماء کی بد زبانیوں، دشنام طرازیوں اور کفر سازی کے فتووں کی وجہ سے پورا طبقہ علماء بدنام، ذلیل و رسوا ہو کر رہ جائے گا۔ اور عوام کی نگاہوں میں ان کا رہا سہا وقار بھی ختم ہو جائے گا اور یہ صورت حال "اسلام بیزار" طبقہ کی فتح پر منتج ہو گا۔" (رضا کار ۱۶/۱۱/۶۲ ص ۳)

یہ عبارت ایک نمونہ ہے ان باتوں کا جو آج کل ہر طرف کی جا رہی ہیں اخبارات میں یہی چرچا ہے۔ حکومت کے ایوانوں میں بھی مسلمانوں کے مختلف فرقوں کی باہمی چپقلش کے افسوسناک تذکرے ہیں۔

اس برائی کو مٹانے کے لئے صرف ایک ہی پر اثر آواز ہر طرف سے آ رہی ہے اور وہ یہ ہے کہ مسلمان اہل علم حضرات کو اتحاد و اتفاق سے رہنا چاہیئے۔ اس وقت ضرورت ہے کہ مذہبی بنا پر ان میں ناچاقی موجود نہ ہو چنانچہ ہفت روزہ رضا کار بھی اپنے اسی اداریہ میں رقمطراز ہے:۔

"اس وقت جبکہ جنگ ہماری سرحدوں پر پہنچ چکی ہے اور پاکستانی ملت اپنی تاریخ کے ایک انتہائی خطرناک دور سے گذر رہی ہے ہماری یہ باہمی جنگ، ملک و ملت کے ساتھ غداری کے مترادف ہے۔ اس وقت ہمیں جس قدر اتحاد، نظم اور ضبط کی ضرورت ہے پہلے اتنی کبھی نہ تھی۔ لہذا ہم تمام اسلامی فرقوں کے درد اسلامی رکھنے والے متدین، خدا ترس اور مخلص علماء کی خدمت میں یہ دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ اب خاموش تماشائی کی حیثیت کو خیرباد کہہ کر میدان عمل میں آئیں اور فرقہ دارانہ مناقشات پیدا کرنے والے علماء سوء کے خلاف متحدہ محاذ قائم کریں اور اس وقت ملک کی فرقہ دارانہ فضا میں جو تکدر پیدا ہو چکا ہے اسے دور کر کے ملتِ اسلامیہ پاکستان کی ایک اہم دینی و قومی خدمت انجام دیں اور علماء کے وقار کو بحال کریں۔" (ایضاً)

اس کے بعد معاصر عیسائیوں کے پاپائے اعظم کا ذکر کرتے ہوئے مسلمانوں کو تلقین کرتا ہے کہ:۔

"کاش! ہمارے علماء کرام بھی پاپائے اعظم کی اس قائم کردہ مثال سے سبق حاصل کریں اور تمام اسلامی فرقوں کو دعوت اتحاد دیکر دشمنوں کے مقابلہ میں بنیان مرصوص بنا دیں تاکہ مسلمانانِ عالم اپنے باہمی اتحاد سے اپنے کھوئے ہوئے مقام و وقار کو دوبارہ حاصل کر سکیں۔" (ایضاً)

حقیقت یہ ہے کہ آج عیسائی دنیا کو شاید وہ مسئلہ درپیش نہیں ہے جو یہاں پاکستان میں خاص کر بعض دینی فرقوں کے اہل علم حضرات نے پیدا کر رکھا ہے۔ عیسائی دنیا اس خون آشام خانہ جنگی سے ایک مدت ہوئی توبہ کر چکی ہوئی ہے جس میں آج ہمارے اہلِ علم حضرات مصروف ہیں اور وہ نسخہ جس سے عیسائی فرقوں نے صحت حاصل کی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے فرقہ وارانہ عقاید کو سیاست سے ہمیشہ کے لئے جدا کر دیا ہے جس سے تمام عیسائی دنیا میں ایک امن کی فضا قائم ہو گئی ہوئی ہے۔

افسوس ہے کہ مسلمانوں نے نہ صرف یہ کہ ابھی تک یہ سبق نہیں سیکھا بلکہ سیاست کو ایک نہایت غلط معنی میں دین کا سربراہ سمجھتے ہیں۔ اور اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بنا کر ملکی اقتدار پر قابض ہونا ضروری سمجھتے ہیں یہی عظیم غلطی تھی جس نے ازمنہ وسطیٰ میں تمام یورپ کو عیسائی فرقوں کی باہمی خانہ جنگی کا میدان کارزار بنا رکھا تھا۔

مسلمان اہلِ علم حضرات میں ابھی تک یہ غلط نظریہ چلا آتا ہے کہ حکومتی اقتدار پر قابض ہو کر دین غالب کیا جا سکتا ہے ان کے خیال میں اسلام سیاست پر حاوی نہیں بلکہ سیاست اسلام پر حاوی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اسلام سیاست کے لئے بھی بہترین عملی اصول دیتا ہے مگر یہ اسی طرح ہے جس طرح وہ زندگی کے دوسرے شعبہ جات مثلاً تجارت وغیرہ کے لئے بہترین مبنی بر تقویٰ اصول دیتا ہے۔ اس لئے جس طرح یہ کہنا غلط ہے کہ تجارت ہی اسلام ہے اسی طرح یہ کہنا غلط ہے کہ سیاست ہی اسلام ہے۔ جیسا کہ آج کل بعض خود ساختہ مصلحین کا وطیرہ ہو چکا ہے۔

بے شک اسلام تمام دنیا پر الٰہی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بازی کی جائے۔ جس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ ہر ایک فرقہ اپنے ہی مخصوص نظریہ اسلام کو برسر اقتدار لانے کی کوشش کرتا ہے جس سے خانہ جنگی کی بنیاد پڑتی ہے۔ اور ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں میں یہ غلطی شروع ہی سے پڑ گئی تھی۔ اگرچہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق اتفاق رائے سے خلیفہ اول منتخب ہوئے تھے مگر اسی مجلس میں اختلاف کی پہلی چنگاری ڈال دی گئی تھی ایسا کیوں ہوا؟ اسکی ذمہ داری سیاست پر ہی پڑتی ہے۔ بنی سقیفہ میں سیاست ہی نے اپنے پہلے تیروں سے اتحاد اسلامی کو زخمی کر دیا تھا۔ اگرچہ زمانہ نبوت کے قرب کی وجہ سے اور صحابہ کرامؓ کی اعلیٰ تربیت کی وجہ سے اس وقت اسلام پارہ پارہ ہونے سے بچ گیا مگر افسوس ہے کہ اس کا اثر ہمیشہ تک مسلمانوں میں چلا آیا ہے۔

قرون اولیٰ میں اس کا بُری طرح اظہار حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت میں ہوا۔ یہ سیاست ہی تھی جس نے آپ کے خلاف بغاوت کرائی تھی اور آپ کو شہید کروایا تھا۔ اسکے بعد جو ہنگامے ہوئے اور مسلمانوں میں جو اختلافات پیدا ہوئے ان سب کی وجہ سیاست ہی تھی۔ اس طرح دین میں محض سیاست کی وجہ سے جھگڑے بڑھتے چلے گئے اور شیعہ سنی جھگڑے نے اسلام کو جو نقصان پہنچایا ہے اسکی تہ میں سیاست ہی کام کر رہی ہے۔

عیسائیوں میں باوجود اتنے فرقے ہو جانے کے آج تک پاپائے روم دوسرے لفظوں میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے خلیفہ کا مقام محفوظ چلا آتا ہے۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ یورپ نے بہت جلد دین کو سیاست سے جدا کر دیا تھا۔

ایک بات جو تاریخ عیسائیت ہم کو سکھا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ جب سے یورپ نے سیاست کو دین سے جدا کیا ہے اسی وقت سے عیسائیت دنیا میں آگ کی طرح پھیلنی شروع ہو گئی اور آج تمام دنیا پر عیسائیت نے اپنا قبضہ جما رکھا ہے۔ صرف ہمارے ملکوں پاکستان اور بھارت ہی میں یہ حال نہیں ہے بلکہ دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا اور چھوٹے سے چھوٹا ملک ایسا نہیں جہاں عیسائیت نے اپنے گڑھ قائم نہیں کر رکھے۔

یہ کیوں ہوا؟ اس لئے کہ عیسائی پادریوں نے اپنے ملک میں اقتدار پر قبضہ کرنے کی بجائے اپنی تمام قوتیں تبلیغ و اشاعت کی طرف جھکا دیں۔ وہ طاقتیں جو باہم جنگ زرگری میں ضائع ہو رہی تھیں وہ عیسائیت کی تبلیغ میں صرف ہونے لگیں۔ اور آج ہمارا یہ شیعی معاصر صحیح طور پر حسرت سے یہ کہنے پر مجبور ہوا ہے کہ کاش مسلمان عیسائیوں کے اس فرقہ کے پیشوا سے سبق سیکھیں۔ تاہم مسلمانوں میں جھگڑوں اور تنازعات کی یہ تلخی جو باہم فرقوں میں دیکھی جاتی ہے جس کے ہم آج شکوہ سنج ہیں اسکی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کو کہ

انا نحن نزلنا الذکر و
انا لہ لحافظون

نسیاً منسیاً کر دیا۔ اور مجددین اور آئمہ وقت جن کو اللہ تعالیٰ مبعوث کرتا رہا ہے ان کی نہ صرف یہ کہ پیروی نہیں کی بلکہ ان کا تمسخر اڑایا اور ان کی مخالفت کی۔ اور ان لوگوں کی چالوں میں آتے رہے جنہوں نے دعوے کئے کہ اب اللہ تعالیٰ تو ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا ہے البتہ اس نے دین کا تمام کاروبار ان کی عقلوں پر چھوڑ دیا ہے۔

یاد رکھئے خواہ مسلمان اہلِ علم حضرات

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ ۵ پر)

دار الافتاء ربوہ

چند سوال اور ان کے جواب

از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل ناظم دار الافتاء ربوہ

[redacted]

سوال

ہم تین بھائی ہیں ہمارے والد صاحب ۱۹۴۷ء میں شہید ہوگئے تایا اور چچا ابھی تک زندہ ہیں۔ ہماری پھوپھیاں ہمارے والد صاحب سے جدی جائداد سے حصہ مانگتی ہیں۔ کیا ہم اپنے حصہ کی جائداد سے انہیں حصہ دینے کے ذمہ وار ہیں۔

جواب

جو جائداد بصورت ترکہ آپ کے والد صاحب کی ہے۔ اس میں سے آپ کی پھوپھیاں کچھ لینے کی حقدار نہیں ہیں۔ کیونکہ بیٹوں اور پوتیوں کی موجودگی میں بہنیں وارث نہیں ہوتیں۔ البتہ جو ترکہ آپ کے دادا صاحب کا تھا اس میں سے وہ بیٹیاں ہونے کی حیثیت سے اپنا حصہ لے سکتی ہیں۔ یہ حصہ دینے کے ذمہ دار جس طرح آپ کے والد صاحب تھے اسی طرح آپ کے تایا اور چچا بھی ذمہ وار ہیں۔ کیونکہ وہ سب بیٹے ہونے کی حیثیت سے اس ترکہ کے وارث ہیں اور آپ کی پھوپھیاں بیٹیاں ہونے کی حیثیت سے وارث ہیں۔ پس یہ سب مشترک طور پر اس جائداد کے مالک تھے۔

سوال

انشورنس کے متعلق اسلام کا کیا حکم ہے؟

جواب

جماعت احمدیہ کا مسلک یہی ہے کہ انشورنس اپنے موجودہ اصول کے مطابق جائز نہیں سوائے اس کے کہ کسی کے لئے یہ ضروری ہو مثلاً بیمہ کرائے بغیر ملازمت نہ ملتی ہو۔ تجارتی مال نہ منگوایا جاسکتا ہو۔ یا انسان موٹر نہ رکھ سکتا ہو۔ چونکہ یہ مسئلہ وسیع اثرات کا حامل ہے۔ اس لئے یہ مجلس افتاء کے زیر غور ہے۔ اگر مذکورہ مسلک میں کوئی تبدیلی ہوئی تو اسے اخبار میں شائع کر دیا جائے گا۔

سوال

پیدائشی احمدی کے لئے بیعت کرنا ضروری ہے۔ اگر وہ بیعت نہ کرے تو خلیفہ وقت کو اس کے احمدی ہونے کا کیسے علم ہوگا؟

جواب

پیدائشی احمدی کے لئے بیعت سلسلہ ضروری نہیں ہاں اگر کوئی تبرک اور ثواب کی خاطر تجدید بیعت کرتا ہے۔ تو یہ بہتر صورت ہے۔ ایک سچا احمدی اعمال سے بخ[ود] احمدی ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔ اس لئے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کہ اگر کوئی پیدائشی احمدی بیعت نہیں کرے گا۔ تو خلیفہ وقت کو کیسے معلوم ہوگا کہ کون اس کی فوج کا سپاہی ہے۔ اور کون نہیں۔ کیونکہ جو سچا احمدی ہے اس کی احمدیت خود خلیفہ وقت سے اس کا تعارف کرا دے گی۔

سوال

بعض کہتے ہیں کہ ٹوپی اور پگڑی کے سوا اگر رومال۔ حاجیوں والے پرنے یا تولیے کو سر پر رکھ کر نماز ادا کی جائے تو سر ننگا ہی متصور ہوگا اور نماز نہیں ہوگی۔ کیا یہ درست ہے؟

جواب

دستور اسی میں ہے کہ آدمی پگڑی باندھ کر یا ٹوپی پہن کر نماز پڑھے اور یہی پسندیدہ ہے تاہم یہ کہنا غلط ہے کہ اگر کوئی پگڑی یا ٹوپی کی بجائے سر پر رومال باندھ لے یا تولیہ رکھ لے۔ تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔ کیونکہ بجائے خود ننگے سر ہونا بھی مبطل نماز نہیں ہے۔

سوال

ایک شخص مدعی الہام ہے اور اس کی حالت یہ ہے کہ جب اصل امام نماز پڑھائے۔ تو کہتا ہے کہ مجھے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے میں مزا اور لطف نہیں آتا اور عموماً نماز با جماعت کے وقت سے آگے پیچھے آتا ہے مگر خود امام بننے کا شوق ہے؟

جواب

ایسا شخص غلط کار اور باطل افکار ہے۔ اس لئے اسے عارضی طور پر بھی امام نہیں بنانا چاہیئے۔

سوال

الف کی پانچ لڑکیاں تھیں ان میں سے ایک لڑکی ۱۹۴۲ء میں فوت ہوگئی۔ اس کے تیرہ سال بعد ۱۹۵۶ء میں الف فوت ہوا۔ کیا الف کے ترکہ میں اس تیرہ سال قبل فوت شدہ لڑکی کا حصہ ہے۔ لڑکی کے وارثوں کا اس کا دعوٰے کیا ہے۔

جواب

مورث سے پہلے اس کے جو وارث فوت ہو چکے ہوں وہ مورث کے ترکہ میں سے کچھ حصہ نہیں پاتے۔ اس لئے الف کی متروکہ جائداد میں سے اس کی فوت شدہ لڑکی کا کوئی حصہ نہیں۔ اس لئے اس لڑکی کے وارث اس کے حصہ کے دعویدار نہیں بن سکتے۔ کیونکہ اس کا کوئی حصہ شرعاً مسلّم ہی نہیں۔

اب عائلی قوانین میں باپ سے پہلے فوت ہو جانے والے بیٹوں اور بیٹیوں کی اولاد یعنی پوتوں اور پوتیوں اور نواسوں نواسیوں کو اتنے حصہ کا وارث تسلیم کیا گیا ہے۔ جتنا حصہ ان کے ماں یا باپ کو ترکہ میں سے ملنا تھا۔ لیکن یہ قانون اول تو صرف اولاد تک محدود ہے۔ دوسرے یہ قانون بھی ابھی قریب میں بنا ہے۔ اس لئے شرعی حکم کے علاوہ اس قدیم حادثہ کے دعوے کی تصدیق یہ قانون بھی نہیں کرتا۔ پس شرعاً اور قانوناً دونوں لحاظ سے یہ دعوٰے باطل ہے۔

سوال

پیران پیر کی گیارھویں کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے۔

جواب

جو رسم مذہبی رنگ اختیار کرے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی فعل یا قول سے اس کی تائید نہ ہوتی ہو تو وہ ناجائز ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد کو اس قسم کی نئی بدعات سے مجتنب رہنا چاہیئے اور ان کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہیئے۔

سوال

قل۔ چوتھا۔ دسواں۔ چالیسواں ہمارے ملک میں رواج ہے۔ کیا شرعاً یہ جائز ہے۔

جواب

یہ رسمیں بھی بدعت ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے زمانہ میں ان کا کوئی نشان نہیں ملتا۔

سوال

نماز کے لئے میں نے سورتیں مقرر کر رکھی ہیں وہی نماز میں پڑھتا ہوں کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب

اگر یہ اعتقاد ہو کہ اس کے علاوہ سورتیں پڑھنا جائز ہی نہیں۔ تو پھر اس طرح کی تعیین ناجائز ہوگی۔ اور اگر صرف سہولت مدنظر ہو تو پھر اس تعیین میں کوئی حرج نہیں گو بہتر پھر بھی یہی ہے کہ ادل بدل کر کبھی کوئی اور کبھی کوئی دوسری سورۃ نماز میں پڑھی جائے تاکہ قرآن کے مختلف مضامین پر غور کرنے کا موقعہ ملے۔

سوال

عصر اور عشاء کی نماز سے پہلے چار رکعت سنتیں پڑھنا کیوں ضروری ہیں؟

جواب

یہ سنتیں پڑھنا ضروری نہیں ہاں اگر کوئی پڑھے تو ثواب ملے گا۔ گویا ان کی حیثیت نفل کی ہے۔

سوال

غصہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی لیکن یہ محض ڈراوا تھا۔ اس لئے اسی وقت تقریباً ۱۵ منٹ بعد غصہ ختم ہوا۔ تو طلاق دینے والا بہت پچھتایا۔ اور طلاق واپس لے لی۔ اور بیوی نے بھی معافی مانگ لی۔ کیا یہ رجوع درست ہے؟

جواب

یہ رجوع درست ہے کیونکہ اگر بیوی کو طلاق دی جائے تو عدت کے اندر اس طلاق کو واپس لیا جاسکتا ہے۔ اس طرح یہ طلاق غیر مؤثر ہوگی۔ اور نکاح باقی رہیگا اور چونکہ صورت مذکورہ میں بھی طلاق کے بعد جلد ہی اسے واپس لیا گیا تھا۔ اس لئے یہ طلاق غیر مؤثر رہی۔ پس نکاح علی حالہ قائم ہے۔

قرآن کریم میں ہے۔

وبعولتھن احق بردھن فی ذلک ان ارادوا اصلاحاً (بقرہ)

یعنی عورتوں کے خاوند عدت کے اندر اپنی طلاق واپس لے کر ان مطلقہ عورتوں کو اپنے ہاں بسا لینے کے زیادہ حقدار ہیں۔

اپنے آپ پر احسان

سیدنا حضرت مصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ نے ۱۹۳۷ء کے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"دوستوں کو چاہیئے کہ وہ حتی الوسع قربانی کرکے بھی اخبار خریدیں یہ ان کا اخبار والوں پر احسان نہیں ہوگا۔ بلکہ اپنے آپ پر احسان ہوگا"۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس فرمان کی روشنی میں احباب اپنا جائزہ لیں کیا وہ الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر منگواتے ہیں؟

(مینیجر الفضل ربوہ)

سوال

مسجد کے محراب پر نقش و نگار یا شعر وغیرہ یا کسی قسم کی عبادت لکھنے کے بارہ میں کیا فتویٰ ہے۔

جواب

مساجد خصوصاً قبلہ والی دیوار اور محراب میں نقش و نگار۔ تحریر اشعار و آیات کو پسند نہیں کیا گیا۔ اور اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اس طرح نمازی کی توجہ بٹتی ہے۔ اور وہ یکسوئی اور پورے دھیان سے نماز نہیں پڑھ سکتا۔

اس سلسلہ میں جو احادیث آئی ہیں اور جن سے استدلال کیا گیا ہے وہ یہ ہیں۔ عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما امرت بتشیید المساجد قال ابن عباس لتزخرفنّها کما زخرفت الیہود والنصاری (ابوداؤد)

یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے بلند اور عالیشان ساجد بنانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ حضرت ابن عباسؓ اس کی تشریح یہ کرتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ کی طرح بلند و بالا عبادت گاہیں بنانا ان کی تزئین کرنا اور ان میں قسم قسم کے نقش و نگار بنانا اور سونے سے مطلّٰی کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

۲۔ عن انس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی یتباھی الناس فی المساجد۔ (مسلم)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی گھڑیوں میں سے یہ گھڑی بھی آئے گی کہ لوگ عالیشان مساجد بنانے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے اور انہیں باہمی تفاخر کا ذریعہ قرار دینے کی کوشش کریں گے۔

۳۔ عن عثمان بن طلحۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا بعد دخولہ الکعبۃ فقال انی کنت رأیت قرنی الکبش حین دخلت البیت فنسیت ان آمرک ان تخمرھما فانہ لا ینبغی ان یکون فی قبلۃ البیت شیء یلھی المصلّی (ابوداؤد)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کعبہ میں داخل ہوئے تو کلید بردار کعبہ حضرت عثمان بن طلحہؓ کو بلایا فرمایا جب میں کعبہ کے اندر آنے لگا تو میں نے بیڈھے کے سینگ دیوار کعبہ پر نصب دیکھے تھے۔ تم انہیں ڈھانک کیونکہ قبلہ کی جہت کوئی ایسی چیز نہیں چاہیئے جو نمازی کی توجہ کو ہٹا دے۔ اور اسے اپنی طرف متوجہ کرے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اعلان عارضی دوکانات بر موقعہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر عارضی دوکانوں کی درخواستیں افسر صاحب جلسہ سالانہ کے نام مع سفارش امیر یا صدر صاحب مقامی ۶۲/۱۲/۱۲ تک پہنچ جانی چاہئیں۔ اس کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔ یہ اجتماع خالص مذہبی ہے۔ اس لئے ضروری نہیں کہ ہر درخواست دہندہ کو اجازت دی جائے۔

ہر درخواست دہندہ اپنی درخواست لکھتے وقت یہ ضرور لکھے کہ دوران تقاریر کے دوران دکان بند رکھے گا۔ اور صرف مقررہ جگہ پر دکان رکھے گا۔

(ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

دعائے مغفرت

(۱) مکرم ملک بشیر بہادر خاں صاحب سابق پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ خوشاب مورخہ ۶۲/۱۱/۱۴ کو بعمر ۸۵ سال ایک لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ تجہیز و تکفین کے بعد جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ اور نماز جنازہ بعد نماز عشاء مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ اور جنازہ کو کندھا بھی دیا اور اسی شب ساڑھے سات بجے مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ مرحوم اپنی قوم اعوان علاقہ جہار تحصیل خوشاب کے پہلے احمدی تھے۔ (خاکسار عبد الکریم خوشاب)

(۲) میری والدہ حیاب بی بی صاحبہ مورخہ ۶۲/۱۱/۱۱ کو وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ نیک دل دعاگو اور مہمان نواز پابند صوم تھیں۔ مرحومہ کے جنازہ میں دوست شریک نہیں ہو سکے۔ احباب اپنی اپنی جگہ پر جنازہ غائب ادا فرمائیں۔ اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔

(محمد صادق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چاہ احمد یا نوالہ ضلع ملتان)

تصحیح

۱۳ر نومبر ۱۹۶۲ء کے اخبار الفضل میں خالدہ اختر صاحبہ زوجہ چوہدری عبد السمیع صاحب ساکن شیخوپورہ کی وصیت شائع ہوئی ہوئی ہے اس میں ان کا نمبر ۱۶۸۹۹ چھپا ہے مگر یہ غلط ہے ان کا درست نمبر وصیت ۱۶۹۱۰ ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

جماعتِ احمدیہ غیروں کی نظر میں

"جماعتِ احمدیہ نے اپنے ہمدردانہ رویہ سے اسلام کا نام دنیا میں روشن کر دیا ہے" (اخبار نواں ہندوستان)

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی)

ہندوستان کی راجدھانی دہلی سے شائع ہونے والے سکھوں کے مشہور فرقہ نامدھاری کے مؤقر جریدہ "نواں ہندوستان" نے اپنی ایک تازہ اشاعت میں جماعت احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :-

"جماعت احمدیہ عقائد کے لحاظ سے نامدھاری فرقہ کے خیالات کے بالکل قریب ہے کہ دھرم صرف ایک فلسفیانہ سچائی نہیں بلکہ اس کا انسان کی عملی زندگی سے تعلق ہے اور زندگی کے سفر کے لئے منتخب شدہ صحیح راستہ یا پنتھ ہے۔ (سکھ دھرم کا نام بھی پنتھ اسی خیال سے مقرر کیا گیا معلوم ہوتا ہے) اور اسکی تکمیل کسی کامل انسان اور صاحبِ عمل ہم سفر کا بازو پکڑے بغیر نہیں ہو سکتی۔ جماعت احمدیہ نے اپنے ہمدردانہ رویہ سے اسلام کا نام دنیا میں روشن کر دیا ہے۔ اور غلطی خوردہ مسلمانوں کے اس "ایک ہاتھ میں تلوار اور ایک ہاتھ میں قرآن" کے غلط پرچار کی تردید کر کے اسلام کا صحیح چہرہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ دین کی حفاظت میں ایک مسلمان کو ایڑیوں کے بل ہو کر تلوار چلانے کا حکم ہے۔ تاکہ زخم گہرا ہو لیکن وہ تلوار محض مدافعانہ ہے۔ کسی پر زبردستی دین ٹھونسنے کے لئے نہیں۔ ابتداء میں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مخالفین نے جب آپؐ کا جینا اجیرن بنا دیا تو آپؐ نے اپنے پیروکاروں سے کہا کہ اپنا وطن چھوڑ کر مدینے چلے جاؤ۔ یعنی اپنے کسی ہم وطن بھائی پر ہاتھ اٹھانے کی بجائے حضور نے اپنا پیارا وطن چھوڑنا منظور کر لیا لیکن آخر کار جب ان پر ظلم اور جبر کی حد کر دی گئی تو مجبوراً آپ نے اپنی اور اسلام کی حفاظت میں تلوار اٹھائی۔ ایسے مواقع کے لئے گورو گوبند سنگھ جی کا بھی ظفرنامہ میں یہی حکم ہے کہ جب صلح کے تمام وسیلے ختم ہو جائیں تو تلوار کے دستہ پر ہاتھ آجانا ایک لازمی امر ہے۔ یہ پرچار کہ دین کی اشاعت کیلئے جبر کرنا جائز ہے۔ ان احمق لوگوں کا عقیدہ ہے جنہیں نہ دین کی سمجھ ہے اور نہ دنیا کی۔ وہ حقیقی سچائیوں سے دور ہونے کی وجہ سے اس غلط عقیدہ پر فخر کرتے ہیں۔

اصل میں کسی پر بزور شمشیر نیکی ٹھونسنے سے بڑھ کر دنیا بھر میں اور کوئی بدی نہیں۔ کیا دین اور کیا دنیا ہر جگہ "من جیتے جگ جیت" (دل کو جیتنا ہی اصل فتح ہے) کا اصل ہی ایک سنہری اصول ہے۔ (نواں ہندوستان دہلی ۶۲/۱۱/۱)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

اتحاد کریں یا نہ کریں اسلام دنیا سے مٹ نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا ہے وہ پہلے بھی اسے پورا کرتا رہا ہے اور ہمیشہ پورا کرتا رہے گا۔ اور سچ یہ ہے کہ مسلمانوں میں اتحاد کی صرف ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ اپنے وقت کے امام کو پہچانیں اور ان خود ساختہ مصلحین کے ڈھکوسلوں سے گمراہ نہ ہوں جو سیاسی پارٹیاں بنا بنا کر اسلام کو غالب کرنے کے خود تراشیدہ دعوے لیکر کھڑے ہوئے ہیں۔ سیاست ہی وہ شیطان ہے جس نے شروع ہی سے اسلام پر حملے کئے ہیں اور آج اسکو اتنا نڈھال کر دیا ہے کہ ہر طرف سے شور برپا ہو رہا ہے۔

احباب جماعت کی دعاؤں کا شکریہ اور مزید درخواستِ دعا

مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد مربی کی طرف سے خاکسار کے لئے درخواست دعا اخبار الفضل مورخہ ۶۲/۱۱/۱۳ میں شائع ہو چکی ہے اور بزرگان سلسلہ و احباب کرام کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حالت رو بصحت ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور ہر قسم کی نعمتوں سے نوازے۔ آمین۔

مکرم اجمل صاحب سہواً یہ لکھنا بھول گئے کہ اس مرض میں پہلا حملہ جو اکثر شدید ہوا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے (نہ کہ بروقت علاج سے) رک گیا تھا۔ ۶۲/۱۱/۲ بروز جمعہ خاکسار کو چہرہ کے بائیں جانب کھچاؤ اور درد محسوس ہو رہا تھا جس کو خاکسار نے معمولی زکام خیال کر کے خطبہ جمعہ بھی پڑھا تھا۔ علاج بروقت نہیں بلکہ تیسرے دن بروز اتوار شروع ہوا جبکہ نمایاں رنگ میں چہرہ پر ٹیڑھا پن ظاہر ہوا مگر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے بیماری کی شدت سے محفوظ رکھا اور اب دو ہفتے میں کافی افاقہ ہوا ہے تاہم چونکہ یہ بیماری خطرناک ہے اور افاقہ بھی آہستگی سے ہو رہا ہے کیونکہ ابھی تک بائیں طرف چہرہ پر کھچاؤ ہے اور بائیں آنکھ پوری بند نہیں ہو سکتی۔ اس لئے بزرگان سلسلہ اور احباب کرام کی خدمت میں دعائیں جاری رکھنے کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو جلسہ سالانہ کی عظیم الشان برکات سے اپنی تمامتر اعمال سے محروم نہ رکھے اور جلسہ سے قبل ہی کامل و عاجل شفایابی عطا فرما دے۔ آمین۔

(طالب دعا خاکسار شمس الدین امیر جماعتِ احمدیہ پشاور)

زرعی معیشت

از مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ)

(آخری قسط)

سبز کھاد کے طور پر ایسی فصل کا انتخاب کرنا چاہیئے جو سبز مادہ کی زیادہ مقدار تھوڑے وقت میں مہیا کر دے اور اس میں پتوں کی مقدار زیادہ ہو۔ گہری جانے والی اور بافراط جڑ ول والی ہو تا زمین میں گہرائی تک گھس سکے اور زمین کی بناوٹ میں ممد ہو ہمارے لیئے بہترین سبز کھاد گوارا۔ جنتر اور سن ہے۔ برسیم ربیع کا چارہ ہونے کے علاوہ زمین کو طاقتور بناتا ہے دیگر پھلی دار فصلوں کی پتری بھی کھاد کے طور پر بہت اچھی ہوتی ہے جس زمین میں ایک دفعہ گوارا۔ سن۔ یا جنتر کی سبز کھاد دیدی جائے اس میں اس کھاد کا اثر دو تین سال تک نمایاں رہتا ہے ان کے ساتھ اگر مصنوعی کھاد استعمال کی جائے تو فائدہ حیرت انگیز ہوگا مگر اس کی مقدار طریق استعمال اور وقت استعمال کے متعلق محکمہ زراعت کی ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے بے موقعہ غلط طریق پر اور صحیح مقدار میں نہ دینے سے اس کا فائدہ نہیں۔ افتادہ زمین میں بار بار ہل چلاتے رہنے سے بھی زرخیزی بحال ہوتی ہے۔

زمین زرخیز ہو تیاری اچھی طرح کی گئی ہو تو بھی بعض اوقات ناقص اور گھٹیا بیج ڈالنے کی وجہ سے زمیندار اپنی محنت سے پورا فائدہ حاصل نہیں کر سکتا اچھے اور خالص بیج جو دوائی کے ذریعہ حشرات اور بیماریوں سے محفوظ کئے گئے ہوں اچھی اور زیادہ پیداوار کی ضمانت ہوتے ہیں ان کے استعمال سے روئیدگی پورے طور پر ہوتی ہے اور کماحقہ پودوں کی صحیح تعداد حاصل ہوتی ہے کھیت بیک وقت پکتا ہے اور فصل بیماریوں سے محفوظ رہتی ہے ایک بڑی پرانی کہاوت ہے کہ "بیج باڈ کھین کے پانی پیو پن کے" محکمہ زراعت نے سالہا سال کے تجربوں سے بڑے اچھے بیج تیار کئے ہیں جن میں علاقوں کی آب و ہوا کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے اور یہ بھی ثابت کیا ہے کہ ان ترقی دادہ بیجوں کے استعمال سے پیداوار میں ۱۵۔۲۰ فیصد اضافہ ہو سکتا ہے متواتر ایک زمین سے حاصل کردہ بیج استعمال کرنے سے بھی پیداوار کم ہو جاتی ہے اس لیئے کبھی کبھی دوسرے علاقوں سے بیج بدل لینا چاہیئے یہ ایک صورت کراس بریڈنگ کی ہو جاتی ہے جس سے پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے

زراعتی تجربہ گاہوں میں ایسے تجارب بھی کئے جا رہے ہیں کہ سال میں ایک ہی فصل دو دفعہ ہو جائے مشرقی پاکستان میں بعض علاقوں میں دھان کی تین فصلیں سال میں ہو جاتی ہیں اسی

مغربی پاکستان کی آب و ہوا کے مطابق بھی باسمتی کی بعض ایسی قسمیں دریافت کر لی گئی ہیں جو ۱۲۰ دن کی بجائے ۸۰/۹۰ دن میں تیار ہو سکتی ہیں سندھ کے ڈوکری فارم میں تو باسمتی کی ایسی قسم بھی دریافت کر لی گئی ہے جس کے پھلنے پھولنے کا کلیتہً انحصار پانی پر نہ ہوگا بلکہ دوسری فصلوں کی طرح اسے بھی پانی دیا جا سکے گا اس لیئے امید کی جاتی ہے کہ وہ دن زیادہ دور نہیں جب زمیندار تھوڑی سی محنت سے چاول کی دو فصلیں برداشت کر سکیں گے پاکستانی باسمتی کی بیرونی ممالک میں بہت زیادہ مانگ ہے

بعض بیج خاص علاقوں میں زیادہ کامیاب ہوتے ہیں اس لئے محکمہ زراعت سے مشورہ کر لینا چاہیئے ان بیجوں کو اگر صحیح طریق پر کاشت کیا جائے تو پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے اس غرض کے لئے محکمہ زراعت نے ہل دینے کے لئے فصلوں کو قطاروں میں کاشت کرنے کے لئے پودوں کے درمیان صحیح فاصلہ رکھنے کے لیئے اور فصلوں کی تلائی کے لیئے آلات کشاورزی ایجاد کئے ہوئے ہیں جن سے فائدہ اٹھانا چاہیئے

بعض اوقات ساری احتیاطوں کے باوجود فصل کو کیڑا لگ جاتا ہے یا بیماری لگ جاتی ہے۔ اس کے انسداد کے لیئے زہریلی دوائی کا استعمال اور چھڑکاؤ مفید ہوتا ہے اس ضمن میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ پاکستان واحد ملک ہے جس میں نباتات کی حفاظت کا تمام انتظام حکومت کی طرف سے بلا معاوضہ کیا جاتا ہے زمینداروں کی فصلوں اور باغات پر جراثیم کش ادویات چھڑکنے کے لئے ان سے کوئی قیمت نہیں لی جاتی حالانکہ حکومت کا کروڑوں روپیہ خرچ ہوتا ہے فصلوں کو بیماریوں سے بچانے کے لیئے اگر خرچ بھی کرنا پڑے تو بھی اس سے اجتناب نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ فائدہ خرچ کی نسبت بہت زیادہ ہے

اپنے اپنے علاقہ میں محکمہ زراعت کے کارکنوں سے رابطہ پیدا کریں ان کارکنوں کے فرائض میں بہتر قسم کا بیج مہیا کرنا کیمیاوی کھادیں مہیا کرنا اور ان کے استعمال کے مشورے دینا فصلوں اور باغات کی بیماریوں اور کیڑوں سے حفاظت کرنا اور زمینداروں کو کاشتکاری کے جدید طریقوں سے تعلیم دینا شامل ہے حکومت نے اس زرعی توسیعی عملہ کو زمینداروں کے دروازوں تک پہنچا کر اپنا فرض ادا کر دیا ہے اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ زمیندار ان کی خدمات اور مشوروں سے فائدہ اٹھا کر اپنا فرض کب ادا کرتے ہیں یہ باتیں عام اور ابتدائی ہیں ہر زمیندار جانتا ہے اور ان کا مشاہدہ کرتا ہے

گران بالوں کا اعادہ ضروری ہے کیونکہ بار بار کی یاددہانی سے انسان فائدہ اٹھا ہی لیتا ہے زرعی پیداوار میں اضافہ کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے قوم اور ملک پر نہیں بلکہ اپنے آپ پر احسان ہے ہماری اوسط پیداوار فی ایکڑ بہت کم ہے دوسرے ممالک نے اوسط پیداوار میں بہت ترقی کی ہے ہم بھی کر سکتے ہیں ہماری زمین زرخیز ہے ہم صلاحیت بھی رکھتے ہیں جسے بروئے کار لانے کی ضرورت ہے جن زمینداروں نے عقل اور سمجھ سے کام لے کر حکومت کی مہیا کردہ سہولتوں سے فائدہ اٹھایا ہے انھوں نے ترقی کی ہے۔

باغات بڑے فائدہ مند ہیں نقد آور فصلوں مثلاً کماد آلو ہلدی اور پیاز وغیرہ کی کاشت سے لوگ بہت فائدہ حاصل کر رہے ہیں جن علاقوں سے کماد شوگر ملوں میں لے جایا جا سکتا ہے ان زمینداروں کے لیئے اس کی کاشت میں بہت نفع ہے آلو۔ ہلدی پیاز اور اسی قسم کی دیگر سبزیوں کی کاشت کے راستہ میں بعض زمینداروں نے خود ساختہ نفسیاتی دیواریں حائل کی ہوئی ہیں جنہوں نے یہ دیوار گرا دی ہے وہ فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔

مغربی پاکستان میں بنیادی خوراک گندم ہے اور یہاں وسیع پیمانے پر کاشت ہوتی ہے عام اندازے کے مطابق زیر کاشت رقبہ میں سے ایک تہائی بارانی ہوتی ہے اور دو تہائی نہری یا چاہی بارانی کاشت غیر یقینی ہوتی ہے اگر وقت پر بارش نہ ہونے کی وجہ سے بارانی فصل ناکام ہو جائے تو آپ تصور کریں کہ جس ملک میں گندم پہلے ہی ضرورت سے کم ہوتی ہو۔ وہ کس قسم کے غذائی بحران سے دوچار ہو جائے گا اس کا ایک حل یہ ہے کہ باہر سے گندم درآمد کی جائے جبکہ اب ہو رہا ہے مگر زیادہ بہتر اور پائدار حل یہ ہوگا کہ خریف کے غلہ کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے یہ کہاوت بھی ہے "کال جدوں لڈھے ساونی کڈھے" چاول مکئی جوار باجرہ خریف کے خوردنی اجناس ہیں چاول کی طرف تو زمینداروں کی توجہ ہے مگر دوسری جنسوں کی طرف ابھی اس زاویہ سے توجہ نہیں کی گئی جس سے یہ قومی مسئلہ بن جائے موسم خریف میں بارشیں یقینی ہوتی ہیں جن کی مدد سے یہ اجناس کاشت کی جا سکتی ہیں بارانی علاقوں میں ان فصلوں کی کاشت کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

مکئی:۔ مکئی کی فصل بڑی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ عام طور پر گندم کے مقابلہ میں ڈیڑھ گنا اور جوار باجرہ سے قریباً دگنی پیداوار دیتی ہے اس لئے غذائی قلت دور کرنے میں یہ اہم کردار ادا کر سکتی ہے ہائی برڈ یعنی دوغلی مکئی کو رواج دینا چاہیئے دیسی مکئی سے اس کی پیداوار ڈیڑھ گنا سے بھی زیادہ ہے ۴۰، ۴۵ من فی ایکڑ اس کی عام اوسط ہے کالا باغ میں تو ۸۰ من تک بھی فی ایکڑ پیداوار ہوتی ہے اس کی کاشت کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کی پیداوار خواہ کتنی زیادہ کیوں نہ ہو جائے مانگ کے مقابلہ میں ہمیشہ کم رہے گی انسانوں کے علاوہ جانوروں کی خوراک میں مکئی کو شامل کر کے ان کو زیادہ موٹا کر کے زیادہ گوشت حاصل کیا جا سکتا ہے یہ ہمارے ایک اور قومی مسئلہ کا حل بھی ہوگا مکئی زود ہضم اور قوت بخش غذا ہے امریکہ میں ۹۰ فی صد مکئی جانوروں کو کھلائی جاتی ہے غرض اس کی پیداوار خواہ کتنی بڑھ جائے ہمارے لیئے کوئی کھپت کا مسئلہ پیدا نہیں کرے گی کیونکہ فالتو مقدار برآمد کی جا سکتی ہے۔

کپاس:۔ کپاس کی کئی اقسام ہیں اور سارے مغربی پاکستان میں یہ کامیابی کے ساتھ کاشت ہو سکتی ہے مگر گرم و خشک آب و ہوا اور بھاری میرا زمین میں زیادہ فائدہ دیتی ہے بنیادی طور پر کپاس ایک علاقائی فصل ہے اس پر زمین اور آب و ہوا کے فرق کا بہت اثر ہوتا ہے ایک ہی قسم ہر علاقہ میں کامیاب نہیں ہوتی حکومت نے بہت سے تجربوں کے بعد علاقوں کی تعیین کر دی ہے جن میں مختلف اقسام زیادہ پیداوار دیتی ہیں زمینداروں کو چاہیئے کہ اپنے ہاں صرف وہی اقسام کاشت کریں جو حکومت نے ان علاقوں کے لیئے مخصوص کی ہوئی ہیں اس کی اہمیت کو جاننا اس لئے بھی ضروری ہے کہ بین الاقوامی منڈیوں میں کپاس کی بہت مانگ ہے۔ کارخانہ داروں کے نقطہ نظر کو کوئی ملک نظر انداز نہیں کر سکتا ان تجارتی منڈیوں میں روئی کی قیمت کا انحصار روئی کی نفاست اور ریشہ کی لمبائی اور طاقت پر ہوتا ہے اور بنولے کی قیمت کا تیل کی مقدار پر۔ مختلف اقسام کو خلط ملط کر دینے سے قیمت صحیح نہیں ملتی اور نہ ہی معیاری مال منڈیوں میں پیش کیا جا سکتا ہے جس سے ملک کی تجارتی ساکھ کو نقصان پہنچتا ہے۔

پاکستان کا ایک اور اہم مسئلہ جس کا زراعت سے گہرا تعلق ہے پانی کی کمی کا ہے اس کے مختلف حل سوچے جا رہے ہیں بعض ایسے ہیں جو حکومت کی سطح پر ہی ہو سکتے ہیں جیسا کہ سندھ کے طاس کا منصوبہ یا سیم اور تھور سے متاثرہ وسیع علاقوں کو ٹیوب ویلوں کی امداد سے دوبارہ قابل کاشت بنانا مگر بعض حل ایسے ہیں جن کا افراد سے تعلق ہے مثلاً چاہی آبپاشی کے علاقوں میں بیل کو انجن سے بدل لینا یہ وقت کی بڑی اہم ضرورت ہے عجیب بات ہے کہ جو سفر پہلے لوگ پیدل یا بیل گاڑیوں پر کیا کرتے تھے اس کے لئے گھوڑوں پر بھی قناعت نہیں کی جاتی برق رفتاری سے ہم سفر کی منازل طے کرنا چاہتے ہیں ریل گاڑی میں اکثر اس وجہ سے سفر نہیں کیا جاتا کہ بس جلدی پہنچ جاتی ہے اور زیادہ دیر انتظار بھی نہیں کرنا پڑتا اپنے مکان پرانی طرز کے جو دو کوٹھڑیوں اور دالان پر مشتمل ہوتے تھے نہیں بناتے چنگیر کے ارد گرد بیٹھ کر کھانا تو قصہ پارینہ بن چکا چارپائی پر بیٹھ کر بھی کھانا پسند نہیں کرتے میز کرسی کی تلاش میں رہتے ہیں

(باقی صفحہ ۸ پر)

فہرست السابقون الاولون تحریک جدید سال ۱۹/۲۹

:قسط پنجم:

اس سال تحریک جدید کے مالی جہاد میں جنہوں نے اپنے مقدس امام کے حضور اپنی مالی قربانیاں پیش کرتے ہیں مسابقت الی الخیرات کا قابل قدر نمونہ قائم فرمایا ہے ان کے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۱۹۳	مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اسمٰعیل خالد صاحب احمد آباد سٹیٹ ضلع تھرپارکر	۱۲ روپے	۲۰۹	مکرم ملک سردار خان صاحب سرائے عالمگیر	۱۵-۱۲
۱۹۴	مکرمہ سرفراز بیگم صاحبہ " "	۱۲	۲۱۰	" لیفٹیننٹ چوہدری عبدالحق صاحب "	۸۰
۱۹۵	مکرم راجہ غلام رسول صاحب	۲۵-۲۵	۲۱۱	مکرم صوفی غلام محمد صاحب سکرٹری مال جماعت کا چیلو سندھ	۶۶
۱۹۶	مکرم محمد اسلم صابر صاحب	۶	۲۱۲	" نور بی بی صاحبہ " "	۱۲
۱۹۷	مکرم غلام رسول صاحب حجام	۱۳	۲۱۳	" اہلیہ صاحبہ " "	۷۳
۱۹۸	مکرم محمد صادق صاحب دوکاندار	۱۲-۲۵	۲۱۴	مکرم مستری مولا بخش صاحب "	۲۲
۱۹۹	مکرم محمد شریف صاحب پہریدار ربوہ	۱۱	۲۱۵	مکرم اعجاز احمد صاحب ایاز "	۱۵
۲۰۰	ملک محمد شفیع صاحب ... ضلع گجرات	۱۰	۲۱۶	مکرمہ اہلیہ صاحبہ " "	۷-۲۵
۲۰۱	" محمد سلیمان صاحب ربوہ	۱۱	۲۱۷	مکرم برکت احمد صاحب "	۵-۲۵
۲۰۲	مکرم محمود احمد صاحب بی اے نفل عمر ہوسٹل ربوہ	۵	۲۱۸	مکرمہ امۃ الجمیل صاحبہ "	۵-۷۵
۲۰۳	" عبدالحفیظ صاحب ایف اے " "	۵	۲۱۹	" صفیہ بیگم صاحبہ "	۸-۷۵
۲۰۴	مکرم نصرت احمد صاحب ناصر " "	۶	۲۲۰	" حلیمہ ساجدہ صاحبہ "	۵-۲۵
۲۰۵	مکرم رانا برکات احمد صاحب " "	۶	۲۲۱	" چوہدری خدا بخش صاحب "	۶-۵۰
۲۰۶	" محمود احمد صاحب کوثر " "	۵	۲۲۲	مکرم عبدالعزیز صاحب خالد "	۱۵
۲۰۷	" بیر عبدالحمید صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ	۱۲-۵۰	۲۲۳	اہلیہ صاحبہ دیگران "	۲۰
۲۰۸	" غلام رسول صاحب صدیقی لیث در	۱۰	۲۲۴	مکرم ماسٹر محمد حیات صاحب ادرحمہ ضلع سرگودھا	۳۱-۶
			۲۲۵	مکرم چوہدری محمد عطا ورکی صاحب دھاگہ ضلع شیخوپورہ	۱۶

(وکیل المال اول تحریک جدید)

دفتر دوم کے مجاہدین کے لئے درس استقلال

دفتر اوّل کے مجاہدین کا نیک نمونہ

دفتر دوم کا معیار قربانی تاحال دفتر اول سے بڑھنے نہیں پایا جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ استقلال کا وہ نمونہ جو دفتر اول والوں نے دکھایا دفتر دوم والوں نے اس پر کما حقہ عمل کرنے کی کوشش نہیں کی دفتر اول کے مجاہدین ماشاءاللہ اٹھتیس سال سے قربانی کرتے چلے آرہے ہیں اور جب کبھی وہ اس قربانی میں تسلسل ٹوٹتا دیکھتے ہیں تو بے چین ہو جاتے ہیں اور اس کی فوری تلافی کر دیتے ہیں حال ہی میں مکرم مولوی قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی مربی سلسلہ کی مثال قابل ذکر ہے آپ تحریر فرماتے ہیں :-

"خاکسار کو اس امر کا شدید احساس تھا کہ بعض کمزوریوں کی بنا پر میرے چندہ تحریک جدید دفتر اول میں تسلسل ٹوٹ گیا تھا آپ کی تازہ تحریک اور اخبار الفضل میں آپ کے بعض اعلانات دیکھ کر خاکسار نے آپ کے دفتر میں حاضر ہو کر اپنا حساب مرتب کروایا اور اس کے مطابق اسی وقت ادائیگی کا چیک لکھوا دیا ہے"۔

جماعت کی نئی پود کو بھی خدمت دین کے لئے اسی قسم کا ذوق و شوق ہونا چاہیئے ــ اللہ تعالیٰ نونہالان جماعت کو اس کی توفیق بخشے۔

قارئین کرام سے مکرم مولوی صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مکرم کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ قلب بیمار ہیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا لیکچر

ربوہ ۱۷ دسمبر۔ مجلس اقتصادیات کا اجلاس زیر صدارت برکت اللہ صاحب طاہر منعقد ہوا جس میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ایک اہم لیکچر دیا فاضل مقرر نے فرمایا کہ ہر علم کا انسان سے واسطہ ہوتا ہے اور اقتصادیات کو بھی عام عقل انسانی سے ایک واسطہ ہے آپ نے طلباء کو تحریک فرمائی کہ وہ اقتصادیات کو صرف ایک علم کی حیثیت سے پڑھیں بلکہ اس کو اپنے ملک اور معاشرہ کی فلاح و بہبود کی خاطر استعمال کریں اور جس دور میں ملک جن معاشی مسائل سے دوچار ہے ان مسائل کا حل اس علم سے تلاش کریں اور یہ بات تبھی ہو سکتی ہے کہ جب طلباء میں سوچ بچار کا مادہ پیدا ہو

مغربی اقوام کی ترقی کا سبب بیان کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ وہ اقوام آج صرف اس لئے ترقی کی راہوں پر گامزن ہیں کہ ان میں قوت عمل اور سوچ بچار کا مادہ پایا جاتا ہے۔ مذہبی نقطہ نگاہ سے معاشرہ میں جنم لینے والی برائیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ان برائیوں کو دور کرنے کے لئے بھی اقتصادیات سے مدد لی جا سکتی ہے آخر میں آپ نے طلباء کو پھر نصیحت فرمائی کہ اپنے علم کو اس رنگ میں استعمال کرو کہ جس سے آپ اپنے ملک اور ملت کے بہترین رکن بن سکیں۔ (خاکسار عنایت اللہ منگلا سیکرٹری مجلس اقتصادیات تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

تعمیر مسجد دارالرحمت وسطی ربوہ

محلہ دارالرحمت وسطی کے بھائیوں اور بہنوں کو خوشخبری ہو کہ توکل علی اللہ اور مسجد دارالرحمت وسطی کی بنیاد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے ۹ نومبر ۱۹۷۲ء بروز جمعۃ المبارک رکھ دی گئی ہے اور اب اس کی تعمیر شروع ہو گئی ہے مجھے توقع ہے کہ اس محلہ سے کسی نہ کسی رنگ میں تعلق رکھنے والے سب بھائی اور بہنیں اس کار خیر میں جتنی زیادہ سے زیادہ رقم عطا فرما سکیں جلد عطا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے تاکہ خدا تعالیٰ کا یہ گھر احسن طریقہ سے پایۂ تکمیل کو پہنچے جنہوں نے ابھی تک وعدے نہیں کئے وہ براہ مہربانی اپنے وعدہ جات سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں اور ادائیگی بھی جلد فرما سکیں فرمائیں اللہ تعالیٰ سب کے مال اور اخلاص میں برکت دے۔

(محمد شفیع صدر دارالرحمت وسطی ربوہ)

تسہیل ولادت

پیدائش کی گھڑیوں کی معاون — تین روپے

گڑھتی

بچہ کو پیدائش کے بعد دینے کے لئے — ایک روپیہ

حب مسالن

سوکھے بخار کی کامیاب دوا — دو روپے

بچوں کی چونڈی

دستوں کو روکنے کی بہترین دوا — ایک روپیہ

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

قہقہوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر

ماہنامہ قہقہہ لاہور

ماہ دسمبر کا شمارہ شائع ہو گیا ہے

اپنے قریبی بک سٹال سے خریدیئے

آپ کی پسند — ہمارا معیار

ساڑھیاں

پرفیکشن ہاؤس ۴۲ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

ممد ر دنسوال (ٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ایک نمبر ۱۹ روپے

راولپنڈی کے احباب کپڑے کی خرید کیلئے داؤد کلاتھ سٹور موتی بازار راولپنڈی میں تشریف لائیں

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۶۸۲ :- میں زبیدہ بیگم زوجہ مرزا عبد الوحید بیگ صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن معرفت جمشید فار راسٹور بجا اپڑی بیاری کوارٹرس کراچی نمبرا بمقامی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ نومبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:- ۱- میرا حق مہر مبلغ دو ہزار (۲۰۰۰/-) روپے تھا جس میں سے مبلغ ایک ہزار روپے وصول کر کے میں نے چوڑیاں طلائی بنوالی تھیں باقی مبلغ ایک ہزار روپیہ میرے خاوند کی طرف واجب الادا ہے۔ ۲- میرا زیور مندرجہ بالا چوڑیوں کے علاوہ بتفصیل ذیل ہے:-

۱- ہار طلائی ایک عدد وزن ۲ تولہ ۲- پہنچیاں طلائی ایک جوڑی وزن ۳ تولہ ۳- انگوٹھیاں طلائی چار عدد وزن ۱ تولہ ۴- ٹکہ طلائی ایک عدد وزن ۱/۲ تولہ ۵- لاکٹ طلائی ایک عدد وزن ۱ تولہ ۶- جھمکے طلائی ایک جوڑی وزن ۱/۲ ۱ تولہ۔ کل وزن ۱/۲ ۱۱ تولہ قیمت مبلغ ۱۲۰۶/- روپے ہے۔

۷- اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت سے جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۷ نومبر ۱۹۶۱ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامتہ:- زبیدہ بیگم۔ گواہ شد:- مرزا عبد الرشید نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا۔ جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۹۰۸ :- میں خیراں بی بی بیوہ میاں نظام الدین صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن علی پور ڈاکخانہ خاص ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ ستمبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد و زیورات وغیرہ اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد مبلغ دس روپے پر ہے جو میرے لڑکے کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا حق مہر مبلغ ۳۲/۶/- روپیہ تھا جس کا ۱/۱۰ داخل خزانہ کرا دوں گی۔ ان شاء اللہ۔ الامتہ:- نشان انگوٹھا خیراں بی بی صاحبہ علی پور ضلع مظفر گڑھ۔

گواہ شد:- محمد ابراہیم انسپکٹر وصیت ربوہ حال علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ ۶/۹/۶۲

گواہ شد:- رشید احمد طارق مسلم وقف جدید پسر موصیہ۔

دوسروں کی نگاہ
اور
آپ کا ذوق

فرحت علی جیولرز
۲۹ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور
فون نمبر ۲۶۲۲۳

مقصد زندگی و احکام ربانی
اسی صفحہ کا رسالہ۔ کارڈ آنے پر۔ مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

پاکستان اور بیرون ممالک کی بعض اہم خبریں

—— واشنگٹن ۱۲ نومبر۔ امریکہ کے ایک ممتاز اخبار ملا ڈلیفیا انکوائرز نے بھارت کو امریکی فوجی امداد پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ امریکہ نے بھارت کی درخواست پر جنوب مشرقی ایشیا اور مغربی جرمنی میں اپنے اسلحہ کے ذخائر سے طیاروں کے ذریعے بھارت کو اسلحہ سپلائی کیا اور اس طرح بھارت کو کم از کم امکانی مدت میں فوجی امداد مہیا کرنے کی خاطر جنوب مشرقی ایشیا اور مغربی جرمنی کے دو اہم علاقوں میں امریکی فوجوں اور وفادار اتحادیوں کی فوجی پوزیشن عارضی طور پر کمزور کر لی۔ لیکن پنڈت نہرو اب بھی غیر جانبداری کی ناکام پالیسی پر جمے ہوئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ غیر جانبداری کا بھرم قائم رکھنے کا عزم رکھتے ہیں۔ خواہ وہ خود اور چالیس کروڑ بھارتی تباہ ہی کیوں نہ ہو جائیں۔ پنڈت نہرو اپنی آزادی گنوائے بغیر مغرب کے اجتماعی تحفظ کے نظام کی غیر معین عرصہ تک مخالفت نہیں کرسکتے۔ پنڈت نہرو کو غیر جانبداری کی کھلی چھٹی دینا سیٹو کے رکن ممالک اور دوسرے ممالک سے جنہوں نے اپنا مستقبل ہم سے وابستہ کر رکھا ہے اور جو اجتماعی تحفظ کے نظام پر یقین رکھتے ہیں۔ سخت بے انصافی ہوگی۔ بھارتی وزیر اعظم یہ تسلیم کر کے کہ وقت اور حالات نے ان کے غیر جانبداری کے نظریہ کو ناقابل عمل اور خطرناک ثابت کر دیا ہے اور غیر جانبداری ترک کر کے اور آزاد دنیا کے اجتماعی تحفظ کے نظام میں شامل ہو کر اور دوسرے غیر جانبدار ملکوں پر زور دے کر کہ وہ پیشتر اسکے کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے غیر جانبداری ترک کر دیں۔ تاریخ کا دھارا بدل سکتے ہیں اور بنی نوع انسان کی آزادی کی رفتار تیز تر کر سکتے ہیں۔ گویا واقعی پنڈت نہرو ایک مدبر آزاد افراد کے لیڈر ہیں۔ انسانی آزادی کے علمبردار اور مطلق العنانی کے ایک جرأت مند مخالف ہیں یا وہ صرف ایک تھکے ہارے بڑھے ہیں جو اپنے خوابوں کی دنیا میں کھوئے ہوئے ہیں۔ یہ پنڈت نہرو کا ایک نازک امتحان ہے۔

—— راولپنڈی ۱۲ نومبر۔ حکومت آزاد کشمیر کے صدر مسٹر کے ایچ خورشید نے امریکہ اور برطانیہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ملک بھارت کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں۔ آپ نے امریکہ کی اس یقین دہانی کو مضحکہ خیز قرار دیا کہ بھارت کو مہیا کئے جانے والا اسلحہ پاکستان کے خلاف استعمال نہیں کیا جائے گا۔

صدر خورشید گزشتہ رات مظفر آباد سے یہاں پہنچے تھے آپ چین و بھارت کی جنگ سے پیدا ہونے والی تازہ ترین صورت حال پر تبصرہ کر رہے تھے۔ صدر خورشید نے کہا جو ملک کشمیر پر بھارت کے تسلط کو طول دینے میں مدد دے گا۔ وہ کشمیریوں کے خلاف جارحیت میں اعانت کا مرتکب ہوگا۔ پاکستان کو امریکی یقین دہانی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا اگر بھارت نے امریکہ کی جانب سے مہیا کئے جانے والے اسلحہ میں سے فالتو ہتھیار کشمیر کے خلاف استعمال کئے تو امریکی یقین دہانی کیا کام آئے گی۔ کیا امریکی سفیر ہر بھارتی سپاہی کے پیچھے ایک امریکی سپاہی کھڑا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تا کہ ہتھیاروں کے غلط استعمال کو روکا جا سکے۔

—— لندن ۱۲ نومبر۔ چینی فوجوں کے ہاتھوں بھارتی فوج کی پے در پے شکستوں اور آسام میں تیل کے کنوؤں کی جانب چینیوں کی پیشقدمی سے بھارت کا جس نازک صورت حال سے سامنا ہو گیا ہے اسکے پیش نظر برطانوی حکومت نے بھارت کو ایک سو کینبرا طیاروں کی ترسیل کے انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ اب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ بھارت نے برطانیہ سے کینبرا طیاروں کی فراہمی کی درخواست کی تھی کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ پہاڑی علاقوں میں موجودہ جھڑپیں بہت جلد فضائی جنگ کی صورت اختیار کر لیں گی۔ بھارتی فضائیہ پہلے ہی سو کینبرا طیاروں سے لیس ہے۔

—— واشنگٹن ۱۲ نومبر سفارتی ذرائع نے کل رات بتایا کہ بھارت نے چینی حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے امریکہ سے ٹرانسپورٹ طیارے اور ہیلی کاپٹر مانگے ہیں۔ ان ذرائع نے کہا ہے کہ کل جب امریکہ میں بھارتی سفیر مسٹر بی کے نہرو نے صدر کینیڈی سے ملاقات کی تھی تو اس وقت یہ درخواست پیش کی گئی تھی۔

—— ڈھاکہ ۱۲ نومبر۔ ضلع کومیلا میں برہمن بڑیہ کے قریب قدرتی گیس کا ایک بڑا ذخیرہ ملا ہے یہ ذخیرہ مشرقی پاکستان کی گیس کی تمام ضروریات پوری کر سکے گا۔ یہ مقام ڈھاکہ سے قریب بھی ہے اور گیس آسانی سے صوبائی دارالحکومت تک پہنچائی جا سکتی ہے۔

—— کی ویسٹ (فلوریڈا) ہوانا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق کیوبا کے وزیر اعظم ڈاکٹر فیڈل کاسترو نے اقوام متحدہ کے قائم مقام سیکرٹری جنرل اور تھانٹ کو اطلاع دی ہے کہ کیوبا وہ روسی جیٹ بمبار طیارے روس واپس بھیجنے پر آمادہ ہے جو آج کل کیوبا میں ہیں۔ ریڈیو نے بتایا کہ ڈاکٹر کاسترو نے یہ پیشکش اور تھانٹ کے نام ایک پیغام میں کی ہے پیغام میں کہا گیا ہے کہ کیوبا کو ان طیاروں کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ بہت پرانے اور انتہائی سست رفتار ہیں۔ ادھر واشنگٹن میں محکمہ خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا مجھے اس پیشکش کا کوئی علم نہیں ہے۔

کشمیر کا مسئلہ پُرامن طور پر حل نہ ہوا تو پاکستان اور بھارت میں جنگ ناگزیر ہو جائیگی

"دفاعی معاہدے قومی مفاد کے منافی پائے گئے تو پاکستان ان سے فوراً الگ ہو جائے گا" (صدر ایوب)

راولپنڈی ۲۲ نومبر۔ صدر ایوب نے آج صبح قومی اسمبلی کے خفیہ اجلاس میں ارکان اسمبلی کو پورے اعتماد میں لے کر انہیں چین، بھارت اور امریکہ کے ساتھ پاکستان کے تعلقات کی وہ تفصیلات بتائیں جو ابھی تک پوشیدہ تھیں۔ آپ نے کہا کہ بھارت کے ساتھ پُرامن اور دوستانہ تعلقات استوار کرنے کے لئے پاکستان کی اولین شرط یہ ہے کہ مسئلہ کشمیر کو تسلی بخش طور پر حل کیا جائے۔ اگر اس مسئلہ کو پُرامن طور پر حل نہ کیا گیا۔ تو پاکستان اور بھارت میں جنگ ناگزیر ہو جائے گی جس کے نتائج خطرناک ہوں گے۔ یہ جنگ برصغیر تک ہی محدود نہیں رہے گی۔ صدر نے پاکستان کو امریکہ اور برطانیہ کی حالیہ دھمکیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ میں دباؤ اور دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوگا۔ میرا مزاج ایسا ہے کہ مجھ پر اس قسم کی دھمکیوں کا بڑا سخت اور الٹا اثر ہوتا ہے۔ امریکہ اور برطانیہ کو پاکستان سے کچھ کہنے کی بجائے بھارت پر دباؤ ڈالنا چاہئے کہ وہ سمجھداری اور معقولیت کا ثبوت دے اور مسئلہ کشمیر کے حل میں مزید تاخیر نہ کرے۔ آپ نے کہا کہ بین الاقوامی کمیونزم کے مقابلے میں بھارتی سامراج پاکستان کی سلامتی کے لئے زیادہ خطرناک ہے۔ بھارت کو اینگلو امریکی بلاک کی بھاری فوجی امداد ایشیا کے تمام چھوٹے ممالک خاص طور پر پاکستان کے لئے باعث تشویش ہے

صدر نے دفاعی معاہدوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر ان معاہدوں کو ملک کے مفاد کے منافی پایا گیا تو پاکستان ان سے فوراً علیحدہ ہو جائے گا۔ آپ نے قوم سے متحد رہنے کی اپیل کی اور اعلان کیا کہ پاکستان روس اور چین سے دوستی کا ہاتھ بڑھانے کی کوشش کرے گا۔

صدر ایوب نے چین اور بھارت کے سرحدی تنازعہ پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی اور ان خدشات کا ذکر کیا جو بھارت کے لئے امریکہ اور برطانیہ کی بھاری فوجی امداد کے باعث پاکستان کو لاحق ہو گئے ہیں آپ نے کہا کہ بھارت خفیہ طور پر امریکہ کے ساتھ ایک علاقائی دفاعی معاہدے میں شریک تھا مگر وہ علاقائی معاہدوں میں شامل ہونے کی بنا پر پاکستان کو برا بھلا کہتا رہا اور اپنی غیر جانبداری کا ڈھول پیٹتا رہا۔ اس نے اپنے اس معاہدے کے متعلق کبھی خیال نہ کیا۔

صدر نے ارکان اسمبلی پر زور دیا کہ وہ دفاعی اور خارجی معاملات کے بارے میں جذباتی طور پر نہ سوچیں بلکہ حقائق کو سامنے رکھ کر غور و فکر کریں۔ آپ نے ملک کی خارجہ پالیسی کو بڑے حقیقت پسندانہ انداز میں ارکان کے سامنے پیش کیا۔

صدر ایوب نے کہا شمال مشرقی سرحدی ایجنسی (نیفا) کے متنازعہ فیہ علاقہ کے طبعی اور موسمی حالات کے پیش نظر چین کے فوجی ارادے محدود تھے اور اس کی تصدیق جنگ بند کرنے کے اعلان سے ہو گئی ہے جو کل رات پیکنگ سے کیا گیا۔ اس کے علاوہ بھارت نے بھی چین کے ساتھ حقیقی جنگ شروع کرنے کی تیاری نہیں کی تھی۔ اسے تو اپنے عوام اور فوج کے دباؤ کے تحت مجبور ہو کر جنگ میں کودنا پڑا چین کی طرف سابق وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن کی نرم پالیسی نے بھارتی فوج کو بغاوت کے منہ پر لا کھڑا کیا تھا۔ اور وزیر اعظم نہرو پر فوج کا دباؤ مسلسل بڑھ رہا تھا۔

قومی اسمبلی کا خفیہ اجلاس صبح قریباً ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوا اور تین گھنٹے جاری رہا جنرل ہیڈکوارٹرز کے اعلیٰ فوجی ماہرین نے جو اجلاس میں شریک ہوئے ارکان اسمبلی کو نقشوں

کی مدد سے بتایا کہ چین اور بھارت کی سرحدوں پر دونوں ملکوں کی فوجوں کی تقسیم و ترتیب کیا ہے۔ اسکے بعد وزیر خارجہ مسٹر محمد علی بوگرہ نے صدر ایوب کے نام صدر کینیڈی، وزیر اعظم میکملن اور پنڈت نہرو کے مراسلے اور حکومت پاکستان کی طرف سے ان کے جواب پڑھ کر سنائے۔ آخر میں صدر ایوب نے قومی اسمبلی سے قریباً اڑھائی گھنٹے خطاب کیا۔

جنگ بندی کے اعلان پر پنڈت نہرو کا تبصرہ

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ کمیونسٹ چین نے کل رات بھارت۔ چینی سرحد پر جنگ بند کرنے اور یکم دسمبر ۶۲ء سے اپنی فوجیں ۷ نومبر ۱۹۵۹ء کی پوزیشنوں سے بیس کلومیٹر پیچھے ہٹانے کے جس فیصلہ کا اعلان کیا تھا اس کے بارے میں پنڈت نہرو نے کل پارلیمنٹ میں بتایا کہ ہمیں چین کی تجویز ابھی تک نہیں ملی۔ جب یہ تجویز ملی تو اس پر اچھی طرح غور کیا جائے گا۔ تاہم پنڈت نہرو نے کہا "ہماری پوزیشن یہ ہے کہ جب تک چین آٹھ ستمبر کے بعد مقبوضہ علاقوں سے پیچھے نہیں ہٹ جاتا اس سے کوئی بات چیت نہیں ہو سکتی"

بھارت میں ڈیڑھ سو سے زائد کمیونسٹ گرفتار

بمبئی ۲۲ نومبر مختلف صوبائی صدر مقامات سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق آج صبح ڈیڑھ سو سے زائد کمیونسٹوں کو گرفتار کر لیا گیا

زرعی معیشت

(بقیہ صفحہ ۳)

مگر پرانی ڈگر سے ہٹ کر اس مشینی طاقت کا استعمال ہم فرسودہ طریق آبپاشی کی بجائے کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہ درست ہے کہ اس کے لئے سرمایہ درکار ہے۔ مگر وہ مہیا ہو سکتا ہے۔ امداد باہمی کے اصولوں پر ایک سے زیادہ زمیندار مل کر ٹیوب ویل لگالیں اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو حکومت کی طرف سے قائم کردہ زرعی ترقیاتی بنک زمینداروں کی خدمت کے لئے موجود ہیں وہ اس کے لئے اور زرعی ضروریات مثلاً خرید کھاد و آلات کاشتکاری کے لئے قرض

دے دیتے ہیں۔ اس سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ٹیوب ویل نصب کر کے اپنی آمدنی میں اضافہ کرنا چاہئیے۔

اگر زمیندار محنت کے عادی بن جائیں اور خدا تعالیٰ کی عطا کردہ استعدادوں کو حرکت میں رکھیں تو رزق کی فراوانی کے بہت سے دروازے کھلے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

والارض وضعها للانام ۝ فیها فاکهة ۝ والنخل ذات الاکمام ۝ والحب ذو العصف والریحان ۝ فبای آلاء ربکما تکذبٰن ۝ (الرحمٰن)

اس زمین کو ہم نے مخلوق کے فائدہ کے لئے بنایا ہے۔ اس میں مختلف قسم کے اثمار اور کھجوریں اور مختلف قسم کے اناج۔ اے جن و انس تم اپنے رب کی کس کس نعمت سے انکار کروگے؟

خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کی پوری قدر دانی نہ کرنا بھی بعض اوقات انسان کو بالآخر ان سے محروم کر دیتا ہے تو کیوں نہ جو کچھ ہمیں عطا ہوا ہے۔ اُسے پورے طور پر بروئے کار لا کر مزید نعمتوں کے امیدوار بنیں اور خلاق کی صفت ربوبیت کے مظہر بنیں۔

بھارت اور امریکہ کے درمیان خفیہ فوجی معاہدہ

وزیر خارجہ خفیہ معاہدہ کی دستاویزات آج قومی اسمبلی میں پیش کریں گے

معاہدہ کے تحت بھارت کو سیٹو کی رکنیت کے تمام فوائد حاصل کئے

راولپنڈی ۲۲ نومبر۔ وزیر خارجہ مسٹر محمد علی بوگرہ آج صبح بھارت اور امریکہ کے درمیان خفیہ فوجی معاہدہ کی دستاویزات قومی اسمبلی کے اجلاس میں پیش کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان یہ معاہدہ ۱۹۵۱ء میں ہوا تھا اور دسمبر ۱۹۵۸ء اور دسمبر ۱۹۶۲ء میں اس پر نظر ثانی کی گئی

پاکستان کو امریکہ اور بھارت کے درمیان اس معاہدہ کا علم حال ہی میں امریکہ کے دفتر خارجہ کے ایک اعلان کے ذریعہ ہوا۔ دوروز قبل پاکستان میں امریکہ کے سفیر مسٹر والٹر میکانگی نے وزارت خارجہ پاکستان کے سیکرٹری مسٹر ایس کے دہلوی کو اس معاہدہ کی نقول دی تھیں۔ دونوں ملکوں کے درمیان معاہدہ میں ایک دفعہ یہ بھی شامل ہے کہ بھارت اس علاقہ کے دفاع میں موثر حصہ لے گا۔ سیاسی حلقوں کے مطابق اس دفعہ کی موجودگی کا مقصد یہ ہے کہ بھارت کو سیٹو کی رکنیت کے بغیر وہ تمام فوائد حاصل ہوں گے۔ جو رکن ممالک کو حاصل ہیں۔ ان حلقوں نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا ہے کہ امریکہ اور بھارت کے درمیان اس خفیہ فوجی معاہدہ پر ۱۹۵۱ء میں اس وقت دستخط ہوئے تھے۔ جس وقت بھارت نے پاکستان پر جارحانہ حملہ کی دھمکی دی تھی۔ ۱۹۵۸ء میں جب معاہدہ کی تجدید کی گئی۔ تو بھارت نے پھر پاکستان کو جارحانہ حملہ کی دھمکیاں دی تھیں۔

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۶۲ء کو امتہ الرشید فاروقی صاحبہ بنت بابو عبدالغفور صاحب فاروقی مرحوم آف مانجھر بیگ (ججے پور) کی تقریب رخصتانہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ۸ مئی ۶۲ء کو حبیب الرحمان صاحب فاروقی ابن ولی محمد صاحب فاروقی مرحوم کے ہمراہ طے پایا تھا۔

تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم حافظ محمد رمضان صاحب نے کی۔ بعد ازاں عزیز محبوب احمد فاروقی نے حضرت سیدہ مبارکہ صاحبہ کی ایک دعائیہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ جس کے بعد حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی

احباب جماعت، درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بھی جانبین کے لئے رشتہ بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(ایم اے فاروقی۔ اسسٹنٹ منیجر آفس الیکٹرسٹی واپڈا۔ لاہور)